السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید کی وہ آیتیں جن میں استفہام وسوال ہے جیسے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۔ ''اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی وغیرھم یا دیگر آیتیں جن میں حساب وکتاب کا ذکر ہو جیسے اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ وغیرہ جب پڑھ یجائیں تو کیا ان کے جوابات یا دعائیں حسب موقع صرف پڑھنے والے ہی دے سکتے ہیں یا سننے والے بھی جوابی دعائیں پڑھیں اور نماز میں صرف امام ہی جواب دے سکتا ہے یا مقتدی کو بھی جواب دینا چاہیے ، نیز یہ بھی تحریر فرمایئے کہ جوابی دعا بلاند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ اور یہ جواب دینا مستحب ہے یا فرض وسنت ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آیاتِ مذکورہ کا جواب جس طرح قاری کو دینا چاہیے اسی طرح سامع کو بھی دینا چاہیے ۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوقت قرأت ان آیتوں کا جواب دینا ثابت ہے اور آپ کا ہر قول وفعل امت کے لیے ہر وقت دستور العمل ہے تا وقتیکہ اس کی تخصیص وقت خاص یا شخص خاص یا حالت خاص کے ساتھ ثابت نہ ہو مثلاً رفع الیدین اور وضع الیدین علی الصدر اور سبابہ فی التشہد اور جلسہ استراحت اور تورک اور قبل افتتاح قرأت کے اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرة واصیلا ۔ یا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ یا اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پڑھنا یا رکوع میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ اور سجدہ میں میں لک سجد وجھی وعظامی ومخی پڑھنا وغیر ذالک یہ ایسے افعال ہیں جن کی مسنونیت میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا اور امت محمدیہ میں سے ہر شخص کے لیے یہ افعال مسنون ہیں خواہ وہ شخص امام ہو یا مقتدی، خواہ منفرد ہو، حالاں کہ یہ کہیں ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مقتدیوں کو ان امور کی تعلیم فرمائی ہو یا عام طور پر حکم دیا ہے ۔ پھر بھی یہ احکام ہر شخص کے لیے اسی وجہ سے عام رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے کہ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ یعنی تم اسی طرح نماز پڑھو جیسا کہ تم مجھے پڑھتے دیکھتے ہو اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ پس بنا بر تقریر ہذا آیاتِ مسئولہ کا جواب ہر شخص کو دینا چاہیے عام ازیں کہ قاری ہو یا سامع نماز میں ہو یا غیر نماز میں، اتباعاً لفعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رواہ ابوداود عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ '' اور ایک روایت میں ہے کہ عَنْ مُوْسَی بْنِ عَائِشَةَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُصَلِّیْ فَوْقَ بَیْتِهٖ وَ کَانَ اِذَا قَرَاَ اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی قَالَ سُبْحَانَکَ فَبَلٰی فَسَاَلُوْا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بیہقی میں ہے عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَرَاَ فِی الصُّبْحِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (الحدیث) ابوداود میں عوف بن مالک الاشجعیؓ سے روایت ہے کہ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْلَةً فَقَامَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ لَا یَمُرُّ بِاٰیَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ فَسَاَلَ وَلَا یَمُرُّ بِاٰیَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ قَالَ ثُمَّ رَکَعَ بِقَدْرِ قِیَامِهٖ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاۗءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ قِیَامِهٖ ثُمَّ قَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ بِاٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَرَاَ سُوْرَةً (الحدیث) ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز صحابہ کرام کے سامنے سورۂ رحمن شروع سے آخر تک پڑھی، صحابہ چپ رہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی سورة لیلة الجن میں جنات پر جب میں نے پڑھی تو انہوں نے تم سے بہتر اس کا جواب دیا ۔ جب بھی میں فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پڑھتا تو جنات ان لفظوں کے ساتھ اس کا جواب دیتے ۔ '' لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ ۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قسم کی آیتوں کا جواب قاری یا مصلی کے اعتبار سے نہیں بلکہ خود اس کلام پاک کے معنی اور موقعہ کے لحاظ سے ہے جب ہی تو آپ نے صحابہ کرام کے سکوت پر اعتراض فرمایا اور جنات کے جواب دینے کو مدحیہ طور پر ذکر فرمایا، گویا آپؐ نے اس طرح کر کے صحابہ کو تعلیم دی کہ اس قسم کی آیتوں سے جب تمہا گذر ہو تو اس کا جواب ضرور دو ۔ اسی طرح آیت اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰی اور اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ۔ سننے والے کو اس کا جواب لفظ ''بلی'' سے دینا چاہیے ۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی میں حکم ہے کہ رب کی پاکی بیان کرو خ اس کے جواب میں قاری کو بھی اور سامع کو بھی ۔ ''سبحان ربی الاعلی کہنا چاہیے ۔ اسی طرح جب عذاب کی آیت پڑھی جائے تو عذاب نار سے پناہ مانگنا چاہیے اور اگر رحمت کی آیت تلاوت کی جائے تو اللہ تعالیٰ سے اس کو طلب کرنا چاہیے ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی دستور تھا ۔ ہم کو بھی اس کے مطابق عمل کرنا چاہیے (اسی قسم کا بیان امام نووی کی ''کتاب الاذکار'' میں موجود ہے ۔ ۱۲ واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]()

جلد 3 ص 102-104

محدث فتویٰ